روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 22 نومبر 2012ء 7 محرم 1434 ہجری 22 نبوت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 270

بتوں کی عبادت سے بچنے کی دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی۔

اے میرے رب! اس شہر یعنی مکہ کو امن والی جگہ بنا اور مجھے اور میرے بیٹوں کو اس بات سے دُور رکھ کہ ہم معبودانِ باطلہ کی پرستش کریں۔

(ابراہیم:36)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

(نوٹ از ایڈیٹر اخبار الحکم) بمبئی کے ایک سوداگر نے حضرت مسیح موعود کی تصویر والے کارڈ چھپوائے تھے اور ان کا اشتہار الحکم میں بھی شائع کر دیا گیا جو ایک معمولی اشتہار سمجھ کر شائع ہوتا رہا۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میری نیت اس اشتہار کی اشاعت سے کیا تھی۔ میرا ذاتی خیال یہ تھا کہ یہ بھی (دعوت الی اللہ) کا ایک ذریعہ ہوگا۔ لیکن یہ مرض تصویر بازی کا کچھ ایسا ترقی کرنے لگا کہ حضرت مسیح موعود کی خصوصیت کے ساتھ اس پر توجہ کرنی پڑی اور پُر زور الفاظ میں اس کی حرمت اور ممانعت کا فتویٰ دیا اور اس طرح پر اس باب البدعت کو کھلتے ہی بند کر دیا۔

الحکم کی گزشتہ اشاعت میں مختصر طور پر یہ اعلان دے دیا گیا تھا۔ آج تفصیل کے ساتھ حضرت اقدس کی تقریر کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ آج کے بعد یقین کیا جاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت مسیح موعود کی تصویر کا کارڈ استعمال نہ کیا جاوے گا۔

ذکر آیا کہ ایک شخص نے حضور کی تصویر ڈاک کے کارڈ پر چھپوائی ہے تا کہ لوگ کارڈوں کو خرید کر خطوط میں استعمال کریں۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

میرے نزدیک یہ درست نہیں۔ بدعت پھیلانے کا یہ پہلا قدم ہے۔ ہم نے جو تصویر فوٹو لینے کی اجازت دی تھی وہ اس واسطے تھی کہ یورپ امریکہ کے لوگ جو ہم سے بہت دور ہیں اور فوٹو سے قیافہ شناسی کا علم رکھتے ہیں اور اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں ان کے لئے ایک روحانی فائدہ کا موجب ہو۔ کیونکہ جیسا تصویر کی حرمت ہے۔ اس قسم کی حرمت عموم نہیں رکھتی بلکہ بعض اوقات مجتہد اگر دیکھے کہ کوئی فائدہ ہے اور نقصان نہیں تو وہ حسب ضرورت اس کو استعمال کر سکتا ہے۔ خاص اس وقت یورپ کی ضرورت کے واسطے اجازت دی گئی، چنانچہ بعض خطوط یورپ امریکہ سے آئے ہیں جن میں لکھا تھا کہ تصویر کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بالکل وہی مسیح ہے۔ ایسا ہی امراض کی تشخیص کے واسطے بعض وقت تصویر سے بہت مدد مل سکتی ہے۔ شریعت میں ہر ایک امر جو ماینفع الناس (الرعد:18) کے نیچے آئے اس کو دیر پا رکھا جاتا ہے۔

(الحکم 10 اکتوبر 1905ء ملفوظات جلد چہارم ص 474)

تنگ دست مقروض کو سہولت

حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بے چینیوں اور پریشانیوں سے نجات دے تو اسے چاہئے کہ وہ تنگ دست مقروض کو وصولی میں سہولت دے یا قرض میں سے کچھ حصہ معاف کر دے۔

(مسلم کتاب المساقات والمزارعۃ باب فضل انظار المعسر)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت اساتذہ

نظارت تعلیم کے تعلیمی اداروں میں مندرجہ ذیل مضامین کے لئے خواتین اساتذہ کی فوری ضرورت ہے۔

فزکس، انگلش، کیمسٹری اور باٹنی/ زوآلوجی

خواہشمند خواتین کا متعلقہ فیلڈ میں ماسٹر یا چار سالہ بیچلرز ہونا ضروری ہے۔ درخواست نظارت تعلیم میں دستی، بذریعہ ڈاک یا ای میل بھی جمع کروائی جا سکتی ہے۔ درخواست دینے کیلئے ایک سادہ کاغذ پر ناظر صاحب تعلیم کے نام درخواست، اپنی تعلیم تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ مزید معلومات کیلئے نظارت تعلیم سے رابطہ کریں۔

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

فون: 047-6212473

ای میل: info@nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 15

دیباچہ تفسیر القرآن ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اور خلق عظیم

مہاجرین وانصار اور یہود کے مابین معاہدہ

علاوہ مسلمانوں کو بھائی بھائی بنانے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اہل مدینہ کے درمیان ایک معاہدہ کرایا۔ آپ نے یہودیوں اور عربوں کے سرداروں کو جمع کیا اور فرمایا۔

پہلے یہاں صرف دو گروہ تھے مگر اب تین گروہ ہو گئے ہیں۔ یعنی پہلے تو صرف یہود اور مدینہ کے عرب یہاں بستے تھے مگر اب یہود، مدینہ کے عرب اور مکہ کے مہاجر تین گروہ ہو گئے ہیں۔ اِس لئے چاہئے کہ آپس میں ایک صلح نامہ قائم ہو جائے۔ چنانچہ آپس کے سمجھوتے کے ساتھ ایک معاہدہ لکھا گیا اس معاہدہ کے الفاظ یہ ہیں:۔

”معاہدہ مابین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنوں اور اُن تمام لوگوں کے جو اُن سے بخوشی مل جائیں۔

مہاجرین سے اگر کوئی قتل ہو جائے تو وہ اُس کے خون کا ذمہ دار خود ہوں گے اور اپنے قیدیوں کو خود چھڑائیں گے اور مدینہ کے مختلف مسلمان قبائل بھی اسی طرح اِن امور میں اپنے قبائل کے ذمہ دار ہوں گے۔ جو شخص بغاوت پھیلائے یا دشمنی پیدا کرے اور نظام میں تفرقہ ڈالے تمام معاہدین اُس کے خلاف کھڑے ہو جائیں گے۔ خواہ وہ اُن کا اپنا بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ اگر کوئی کافر مسلمان کے ہاتھ سے لڑائی میں مارا جائے تو اُس کے مسلمان رشتہ دار مسلمان سے بدلہ نہیں لیں گے اور نہ کسی مسلمان کے مقابلہ میں ایسے کافر کی مدد کریں گے۔ جو کوئی یہودی ہمارے ساتھ مل جائے اس کی ہم سب مدد کریں گے۔ یہودیوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دی جائے گی نہ کسی دشمن کی اُن کے خلاف مدد کی جائے گی۔ کوئی غیر مؤمن مکہ کے لوگوں کو اپنے گھر میں پناہ نہیں دے گا نہ اُن کی جائیداد اپنے پاس امانت رکھے گا اور نہ کافروں اور مؤمنوں کی لڑائی میں کسی قسم کی دخل اندازی کرے گا۔ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو ناجائز طور پر مار دے تو تمام مسلمان اُس کے خلاف متحدہ کوشش کریں گے۔ اگر ایک مشرک دشمن مدینہ پر حملہ کرے تو یہودی مسلمانوں کا ساتھ دیں گے اور بحصہٴ رسدی خرچ برداشت کریں گے۔ یہودی قبائل جو مدینہ کے مختلف قبائل کے ساتھ معاہدہ کر چکے ہیں اُن کے حقوق مسلمانوں کے سے حقوق ہوں گے۔ یہودی اپنے مذہب پر قائم رہیں گے اور مسلمان اپنے مذہب پر قائم رہیں گے۔ جو حقوق یہودیوں کو ملیں گے وہی ان کے اتباع کو بھی ملیں گے۔ مدینہ کے لوگوں میں سے کوئی شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر کوئی لڑائی شروع نہیں کر سکے گا لیکن اِس شرط کے ماتحت کوئی شخص اُس کے جائز انتقام سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ یہودی اپنی تنظیم میں سے اپنے اخراجات خود برداشت کریں گے اور مسلمان اپنے اخراجات خود برداشت کریں گے لیکن لڑائی کی صورت میں وہ دونوں مل کر کام کریں گے۔ مدینہ اُن تمام لوگوں کے لئے جو اس معاہدہ میں شامل ہوتے ہیں ایک محترم جگہ ہوگی۔ جو اجنبی کہ شہر کے لوگوں کی حمایت میں آ جائیں اُن کے ساتھ بھی وہی سلوک ہوگا جو اصل باشندگانِ شہر کے ساتھ ہوگا۔ لیکن مدینہ کے لوگوں کو یہ اجازت نہ ہوگی کہ کسی عورت کو اُس کے رشتہ داروں کی مرضی کے بغیر اپنے گھروں میں رکھیں۔ جھگڑے اور فساد خدا اور اُس کے رسول کے پاس فیصلہ کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ مکہ والوں اور اُن کے حلیف قبائل کے ساتھ اِس معاہدہ میں شامل ہونے والے کوئی معاہدہ نہیں کریں گے، کیونکہ اِس معاہدہ میں شامل ہونے والے مدینہ کے دشمنوں کے خلاف اِس معاہدہ کے ذریعہ سے اتفاق کر چکے ہیں۔ جس طرح جنگ علیحدہ نہیں کی جا سکے گی اِسی طرح صلح بھی علیحدہ نہیں کی جا سکے گی۔ لیکن کسی کو مجبور نہیں کیا جائے گا کہ وہ لڑائی میں شامل ہو۔ ہاں اگر کوئی شخص ظلم کا کوئی فعل کرے گا تو وہ سزا کا مستحق ہوگا۔ یقیناً خدا نیکوں اور دینداروں کا محافظ ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے رسول ہیں“۔

یہ معاہدہ کا خلاصہ ہے۔ اِس معاہدہ میں بار بار اِس بات پر زور دیا گیا تھا کہ دیانتداری اور صفائی کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا جائے گا اور ظالم اپنے ظلم کا خود ذمہ دار ہوگا۔ اِس معاہدہ سے ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے یہ فیصلہ ہو چکا تھا کہ یہودیوں کے ساتھ اور مدینہ کے اُن باشندوں کے ساتھ جو اِسلام میں شامل نہ ہوں محبت، پیار اور ہمدردی کا سلوک کیا جائے گا اور انہیں بھائیوں کی طرح رکھا جائے گا۔ پس بعد میں یہود کے ساتھ جس قدر جھگڑے پیدا ہوئے اُن کی ذمہ داری خالصتہً یہود پر تھی۔

اہل مکہ کی طرف سے ازسرنو شرارتوں کا آغاز

جیسا کہ بتایا جا چکا ہے کہ دو تین مہینہ کے بعد مکہ والوں کی پریشانی جب دور ہوئی تو اُنہوں نے پھر سے اِسلام کے خلاف ایک نیا محاذ قائم کیا۔ چنانچہ انہی ایام میں مدینہ کے ایک رئیس سعد بن معاذ جو اوس قبیلہ کے سردار تھے بیت اللہ کا طواف کرنے کے لئے مکہ گئے تو ابوجہل نے اُن کو دیکھ کر بڑے غصہ سے کہا کیا تم لوگ یہ خیال کرتے ہو کہ اُس مرتد (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کو پناہ دینے کے بعد تم لوگ امن کے ساتھ کعبہ کا طواف کر سکو گے اور تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم اُس کی حفاظت اور امداد کی طاقت رکھتے ہو۔ خدا کی قسم! اگر اِس وقت تیرے ساتھ ابوصفوان نہ ہوتا تو تُو اپنے گھر والوں کے پاس بچ کر نہ جا سکتا۔ سعد بن معاذ نے کہا۔ وَاللّٰہِ! اگر تم نے ہمیں کعبہ سے روکا تو یاد رکھو پھر تمہیں بھی تمہارے شامی راستہ پر امن نہیں مل سکے گا۔ اُنہی دنوں میں ولید بن مغیرہ مکہ کا ایک بہت بڑا رئیس بیمار ہوا اور اُس نے محسوس کیا کہ اُس کی موت قریب ہے۔ ایک دن مکہ کے بڑے بڑے رئیس اُس کے پاس بیٹھے تھے تو وہ بے اختیار ہو کر رونے لگ گیا۔ مکہ کے رؤساء حیران ہوئے اور اُس سے پوچھا کہ آخر آپ روتے کیوں ہیں؟ ولید نے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ میں موت کے ڈر سے روتا ہوں وَاللّٰہِ! ایسا ہرگز نہیں، مجھے تو یہ غم ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دین پھیل جائے اور مکہ بھی اِس کے قبضہ میں چلا جائے۔ ابوسفیان نے جواب میں کہا۔ اس بات کا غم نہ کرو جب تک ہم زندہ ہیں ایسا نہیں ہوگا ہم اس بات کے ضامن ہیں۔

ان تمام واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ مکہ کے لوگوں کے مظالم میں جو وقفہ ہوا تھا وہ عارضی تھا۔ دوبارہ قوم کو اُکسایا جا رہا تھا۔ مرنے والے رؤساء موت کے بستر پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی قسمیں لے رہے تھے۔ مدینہ کے لوگوں کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لڑائی پر آمادہ کیا جا رہا تھا اور اُن کے انکار پر دھمکیاں دی جا رہی تھیں کہ مکہ والے اور اُن کے حلیف قبائل لشکر لے کر مدینہ پر حملہ کریں گے اور مدینہ کے مردوں کو مار دیں گے اور عورتوں کو غلام بنا لیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدافعانہ تدابیر

پس اِن حالات میں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں خاموش بیٹھے رہتے اور مدینہ کی حفاظت کا کوئی سامان نہ کرتے تو یقیناً آپ پر ایک بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی۔ پس آپ نے چھوٹے چھوٹے وفدوں کی صورت میں اپنے صحابہ کو مکہ کے اردگرد بھجوانا شروع کیا تا کہ مکہ والوں کی کارروائیوں کا آپ کو علم ہوتا رہے۔ بعض دفعہ ان لوگوں کی مکہ کے قافلوں یا مکہ کی بعض جماعتوں سے مٹھ بھیڑ بھی ہو جاتی اور ایک دوسرے کو دیکھ لینے کے بعد لڑائی تک بھی نوبت پہنچ جاتی۔ مسیحی مصنف لکھتے ہیں کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے چھیڑ چھاڑ تھی۔ کیا مکہ میں تیرہ سال تک جو مسلمانوں پر ظلم کیا گیا اور مدینہ کے لوگوں کو مسلمانوں کے خلاف کھڑا کرنے کی جو کوشش کی گئی اور پھر مدینہ پر حملہ کرنے کی جو دھمکیاں دی گئیں، اِن واقعات کی موجودگی میں آپ کا خبردار رہنے کے لئے وفود بھجوانا کیا چھیڑ چھاڑ کہلا سکتا ہے؟ کونسا دنیا کا قانون ہے جو مکہ کے تیرہ سال کے مظالم کے بعد بھی مسلمانوں اور اہل مکہ میں لڑائی چھیڑنے کے لئے کسی مزید وجہ کی ضرورت سمجھتا ہو۔ آج مغربی ممالک اپنے آپ کو بہت ہی مہذب سمجھتے ہیں۔ جو کچھ مکہ میں ہوا کیا اُن سے نصف واقعات پر بھی کوئی قوم لڑے تو کوئی شخص اُسے مجرم قرار دے سکتا ہے؟ کیا اگر کوئی حکومت کسی دوسرے ملک کے لوگوں کو ایک جماعت کے قتل کرنے یا اپنے ملک سے نکال دینے پر مجبور کرے تو اُس جماعت کو حق حاصل نہیں ہوتا کہ وہ اُس سے لڑائی کا اعلان کرے؟ پس مدینہ میں اِسلامی حکومت کے قیام کے بعد کسی نئی وجہ کے پیدا ہونے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ مکی زندگی کے واقعات مسلمانوں کو پورا حق دیتے تھے کہ وہ مکہ والوں سے جنگ کا اعلان کر دیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا۔ اُنہوں نے صبر کیا اور صرف دشمنوں کی شرارتوں کا پتہ لگاتے رہنے کی حد تک اپنی کوششیں محدود رکھیں۔ مگر جب مکہ والوں نے خود مدینہ کے عربوں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا، مسلمانوں کو حج کرنے سے روک دیا اور اُن کے ان قافلے نے جو شام میں تجارت کے لئے جاتے تھے انہوں نے اپنے اصل راستے کو چھوڑ کر مدینہ کے اِردگرد کے قبائل میں سے ہو کر گزرنا اور ان کو مدینہ والوں کے خلاف اُکسانا شروع کیا تو مدینہ کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کا بھی فرض تھا کہ وہ اس لڑائی کے چیلنج کو جو مکہ والے متواتر چودہ سال سے انہیں دے رہے تھے قبول لیتے اور دنیا کے کسی شخص کو حق حاصل نہیں کہ وہ چیلنج کے قبول کرنے پر اعتراض کرے۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

آج جامعہ احمدیہ یوکے (UK) کی پہلی شاہد کلاس میدانِ عمل میں جانے کے لئے تیار ہے

اپنے خدا سے ایسا دل لگائیں کہ جس کی کوئی مثال نہ ملتی ہو۔ دعاؤں کی طرف تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی توجہ رہے گی لیکن اس کے لئے نمازوں کی پابندی کی طرف توجہ رکھیں۔ اپنی دعائیں اپنی نمازوں اور نوافل میں مانگیں۔ کوشش یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزی سے جھک کر اور فنا کی کیفیت پیدا کر کے نمازیں پڑھی جائیں۔

کبھی اپنے آپ کو کامل نہ سمجھیں۔ کبھی اپنے آپ کو کسی بھی علم میں ماہر نہ سمجھیں۔ perfection کبھی کسی میں نہیں پیدا ہوسکتی۔ ہاں اُس کی تلاش ہمیشہ رہتی ہے۔

خلافتِ احمدیہ سے ہمیشہ وفا کا تعلق رکھیں۔ یاد رکھیں آپ نمائندے ہیں خلیفہ وقت کے، اور اس نمائندگی کا حق تبھی ادا ہوسکتا ہے جب آپ اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنائیں گے۔ ہر عمل میں انصاف اور تقویٰ کو مدّنظر رکھیں گے۔

ہر اُس شخص کو جو جامعہ احمدیہ سے کامیاب ہو کے نکل رہا ہے، ہر اُس شخص کو جو جامعہ احمدیہ میں پڑھ رہا ہے، ہر اُس مربی کو، ہر اُس مربی سلسلہ کو جو میدانِ عمل میں ہے تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنا چاہئے تاکہ ان راستوں پر چلتے ہوئے پھر آپ دنیا کی رہنمائی بھی کر سکیں

اس طرف آپ کو ہمیشہ توجہ دینی چاہئے کہ دعوت الی اللہ کے میدان میں کس طرح آپ نے نئے نئے راستے تلاش کرنے ہیں اور کس طرح لوگوں سے رابطوں میں وسعت اختیار کرنی ہے اور دنیا کو حق کا پیغام پہنچانا ہے۔

جامعہ احمدیہ یوکے سے فارغ التحصیل ہونے والی پہلی شاہد کلاس کے طلباء کی جامعہ احمدیہ کی نئی بلڈنگ میں منعقد ہونے والی پہلی تقریب تقسیم اسناد کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا زرّیں نصائح پر مشتمل نہایت اہم خطاب۔ (فرمودہ 9 جون 2012ء بمقام Haslemere)

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

الحمد للہ کہ آج جامعہ احمدیہ یوکے (UK) کی پہلی شاہد کلاس میدانِ عمل میں جانے کے لئے تیار ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں، اس علم کے بعد جو آپ نے سات سال جامعہ احمدیہ میں رہ کر حاصل کیا ہے، اُس علم کے حصول کی ابتدا ہوئی ہے جو آپ نے اپنی زندگی میں اب حاصل کرتے چلے جانا ہے۔ یہ سات سال کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ کی تعلیم کی انتہا نہیں ہوئی، بلکہ اس تعلیم کی اب ابتدا ہوئی ہے۔ اور اب میدانِ عمل میں جا کے جہاں آپ نے عملی زندگی کا آغاز کرنا ہے وہاں آپ نے علم کو بھی اب آگے بڑھاتے چلے جانا ہے۔ اس ابتدا کو انتہا تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو دعا سکھائی ہے، اُس کو ہمیشہ یاد رکھیں اور وہ ہے رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ:115)۔ پس اللہ تعالیٰ سے عاجزی اور انکساری کے ساتھ اُس کے حضور جھکتے ہوئے یہ دعا مانگتے رہیں گے تو آپ کے علم میں اضافہ ہوتا رہے گا اور پھر اللہ تعالیٰ آپ کے ذہنوں کو بھی مزید جلا بخشے گا۔ آپ کی طاقتوں میں بھی اضافہ ہوگا۔ آپ کے وقت میں بھی برکت پڑے گی جس سے آپ کو مزید علم حاصل کرنے میں آسانیاں پیدا ہوتی رہیں گی۔ پس اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔

جامعہ احمدیہ کے طلباء اللہ تعالیٰ کے فضل سے دینی علم بھی رکھتے ہیں، قرآن بھی پڑھا ہے، حدیث بھی پڑھی، حضرت مسیح موعود کا کلام بھی پڑھا، میرے خطبات بھی سنتے رہے اور جہاں تک مجھے علم ہے، جہاں تک میں نے assess کیا ہے، پرکھا ہے، دیکھا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے شوق سے اس طرف توجہ رہی ہے، اور آپ جانتے ہیں کہ ان تمام باتوں کا محور یہی رہا ہے کہ اپنے خدا سے ایسا دل لگائیں کہ جس کی کوئی مثال نہ ملتی ہو۔ اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ میں سے بہتوں نے اس کی کوشش کی ہے اور کر رہے ہیں یا کی ہوگی اور کر رہے ہوں گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ سے دل لگائے بغیر ہماری کوئی کوشش کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی۔

اور دعا کی قبولیت کے لئے آپ سب جانتے ہیں کہ بہترین ذریعہ نماز ہے۔ حضرت مسیح موعود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی فرمایا کہ جب بھی کوئی مسئلہ سامنے آتا تھا، جب بھی کوئی مشکل سامنے آتی تھی تو آپؐ ہمیشہ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے اور اُس میں دعا مانگتے تھے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد پنجم صفحہ 93۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس دعاؤں کی طرف تو آپ کی توجہ رہے گی لیکن اس کے لئے نمازوں کی پابندی کی طرف توجہ رکھیں۔ اپنی دعائیں، اپنی نمازوں اور نوافل میں مانگیں۔ نوافل کی طرف توجہ رکھیں اور اپنے علم کے حصول کے لئے بھی جب اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہے ہوں تو صرف زبانی دعائیں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہو کر باقاعدہ اہتمام کے ساتھ اس کے لئے دعا مانگیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذہنوں کو جلا بھی بخشے گا اور اس سے علم میں وسعت بھی پیدا ہوگی۔

نمازوں کے معیار کیا ہونے چاہئیں؟ یہ آپ نے پڑھا بھی ہے اور یہ علم تو آپ کو حاصل ہو گیا اور بعض بچوں کو مَیں جانتا ہوں، بعض لڑکوں کو مَیں جانتا ہوں جو اس معیار کے حصول کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں۔ لیکن میدانِ عمل میں آ کر آپ کو اس کے لئے مزید کوشش کرنی ہوگی اور اُس معیار اور اُس اُسوہ کو ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے رکھا۔ حضرت مسیح موعود نے بھی ایک موقع پر فرمایا۔ نماز جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے،

ویسے پڑھو۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد دوم صفحہ 191 ۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) ۔ اور وہ نماز کیا تھی؟ اُس کی خوبصورتی اور لمبائی کے بارے میں حضرت عائشہؓ نے فرمایا: کچھ نہ پوچھو وہ کیا تھی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 20 مسند عائشہ حدیث: 24574 عالم الکتب بیروت 1998ء)

پس ان نمازوں کی طرف آپ کی توجہ رہے گی، نوافل کی طرف آپ کی توجہ رہے گی تو اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق بھی قائم رہے گا اور یہ تعلق ہی ہے جو پھر آپ کو میدانِ عمل میں ہر لحاظ سے کامیابیاں بھی عطا فرمائے گا۔

پس ہمیں اُن نمازوں کی تلاش کرنی چاہئے جس کا نمونہ ہمارے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اور کوشش یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزی سے جھک کر اور فنا کی کیفیت پیدا کر کے نمازیں پڑھی جائیں۔ میدانِ عمل میں آ کے جتنی ذمہ واریاں آپ پر پڑنے والی ہیں، اُن کے لئے تو بہت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ مدد مانگیں اور اُس کے حضور جھکیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں تا کہ آپ کو قدم قدم پر آسانیاں مہیا ہوتی رہیں۔ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ آپ کی ہدایت کے سامان فرماتا رہے۔

جب آپ اِھْدِنَا ...... (الفاتحۃ: 6) کی دعا مانگیں تو ہدایت کے اُن تمام راستوں کو اپنے سامنے رکھیں جو آپ کے لئے بھی ضروری ہیں اور جن کی ہدایت کا سامان آپ نے بننا ہے، اُن کے لئے بھی ضروری ہیں۔ پس اب آپ کا میدانِ عمل میں آنا اور آپ کی اپنی اصلاح صرف اپنے لئے نہیں بلکہ آپ کے نمونے اب دوسروں کے لئے بھی راہِ ہدایت کا باعث بننے والے ہیں۔ پس اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ اُن راستوں کی تلاش کریں جو خدا تعالیٰ کو پسند ہیں۔ اِھْدِنَا ...... کی دعا تو ہم مانگتے ہیں لیکن شیطان نے بھی یہی کہا تھا کہ میں صراطِ مستقیم پر ہی بیٹھوں گا۔ پس صراطِ مستقیم کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کو ایک ہدایت مل گئی، سیدھے راستے پر چل پڑے تو اب کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔ شیطان ہر قدم پر آپ کے لئے اُسی رستے پر بیٹھا ہوا ہے۔ نفس میں بگاڑ پیدا کرنے کے لئے بیٹھا ہوا ہے۔ بعض لوگوں کو علم حاصل کر کے یہ خیال ہو جاتا ہے کہ شاید ہمارے اندر اتنی علمی قابلیت پیدا ہو گئی ہے کہ اب ہم اپنے آپ کو ماہر سمجھنے لگ گئے ہیں یا دوسروں کا منہ بند کرا سکتے ہیں۔ یہ سب خیالات ترقی کی راہ میں روک ہیں۔ یہ وہ خیالات ہیں جو شیطان نفس میں پیدا کرتا ہے۔ پس کبھی اپنے آپ کو کامل نہ سمجھیں۔ کبھی اپنے آپ کو کسی بھی علم میں ماہر نہ سمجھیں۔ perfection کبھی کسی میں نہیں پیدا ہو سکتی۔ ہاں اُس کی تلاش ہمیشہ رہتی ہے۔ کامل انسان دنیا میں ایک پیدا ہوا اور وہ کامل انسان ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔ اُس کے قدموں پر چلنا ہمارے لئے ضروری ہے۔ اُس کی عاجزی کی بھی مثالیں دیکھیں تو انتہا کو چھو رہی ہیں۔ اُس کی عبادات کی مثالیں دیکھیں تو انتہا کو چھو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآنِ کریم نازل فرمایا تو علم و عرفان کی انتہا ہو گئی تھی لیکن پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں کہا کہ میرے اُسوہ پر چلو، بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس رسول کی پیروی کرو گے تو تب ہی میرے سے تعلق بھی پیدا ہو گا۔ (آل عمران: 32)

پس یہ نمونے ہمارے سامنے ہیں اور اس زمانے میں آپ کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود کے نمونے ہمارے سامنے ہیں۔ ان باتوں کی ہمیشہ جگالی کرتے رہیں تو سیدھے رستے پر قائم رہیں گے، چلتے رہیں گے۔ اور اُن رستوں پر شیطان جتنی بھی روکیں ڈالے گا اُس سے بچ کر انشاء اللہ تعالیٰ گزرتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک شعر میں فرمایا۔ ؎

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اِسی سے دخل ہو دارالوصال میں

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 18)

پس اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے اپنی عاجزی کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، کبھی یہ خیال نہ آئے کہ علم و معرفت کے کوئی ایسے دروازے ہم پر کھل گئے ہیں کہ اب ہم ہر ایک کا منہ بند کرا سکتے ہیں۔ یقیناً حضرت مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ تیرے ماننے والے علم و معرفت میں ترقی حاصل کریں گے اور منہ بند کرائیں گے۔

(ماخوذ از تجلیات الٰہیہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

لیکن اپنے دل میں، اپنے خیال میں، اپنے زُعم میں کبھی یہ نہ سمجھیں کہ ہم اس انتہا کو چھو گئے ہیں۔ ہاں ہر دفعہ، ہر مرتبہ، ہر میدان میں جب اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی عطا فرمائے تو مزید جھکتے چلے جائیں۔ حقیقی علم وہی ہے جو عاجزی پیدا کرتا ہے۔ اور یہ عاجزی پھر علم و عرفان میں مزید آگے بڑھاتی چلی جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتیں مربیان کو، (۔) کو بڑی عزت اور احترام دیتی ہیں۔ جب آپ فیلڈ میں جائیں گے، میدانِ عمل میں جائیں گے تو یہ عزت و احترام آپ کو ملے گا۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ عزت و احترام حضرت مسیح موعود کی وجہ سے ہے۔ اُس محبت کی وجہ سے ہے جو حضرت مسیح موعود کے ساتھ جماعت کو ہے۔ اُس محبت کی وجہ سے ہے جو حضرت مسیح موعود نے جماعت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور خدا تعالیٰ کے لئے پیدا کی ہے۔ پس کسی بھی بات کو اپنی بڑائی کا ذریعہ نہ سمجھیں۔ کوئی قدم جس سے آپ کی تعریف ہو اُس کا کریڈٹ کبھی اپنے پر لے کر نہ جائیں بلکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی عطا اور اُس کی نعمتوں کی وجہ سے ہے۔ اس لئے ہمیشہ اس بارے میں بھی عاجزی اختیار کرتے چلے جائیں اور اسی طرف توجہ رکھیں۔

خلافتِ احمدیہ سے ہمیشہ وفا کا تعلق رکھیں۔ **یاد رکھیں کہ جماعتوں میں، جس میدان میں بھی آپ ہیں، جس جگہ بھی آپ کو لگایا گیا ہے آپ خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں** اور اس نمائندگی کا حق تبھی ادا ہو سکتا ہے جب آپ اپنے ہر عمل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنائیں گے۔ ہر عمل میں انصاف کو مدّ نظر رکھیں گے۔ ہر عمل میں تقویٰ کو مدّ نظر رکھیں گے۔ آپ کیونکہ علم حاصل کر چکے ہیں، دینی علم کے لئے اپنے آپ کو آپ نے پیش کیا، کچھ سال جامعہ میں رہ کے اُس کو حاصل کیا اور اب مزید زندگی میں بھی اس کو حاصل کرنا ہے۔ اس لئے کوئی سطحی یا موٹے موٹے تقویٰ کی راہیں نہیں جو آپ نے اپنانی ہیں بلکہ ہر اُس شخص کو جو جامعہ احمدیہ سے کامیاب ہو کے نکل رہا ہے، ہر اُس شخص کو جو جامعہ احمدیہ میں پڑھ رہا ہے، ہر اُس مربی کو، ہر اُس (۔) کو جو میدانِ عمل میں ہے تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنا چاہئے تا کہ ان راستوں پر چلتے ہوئے پھر آپ دنیا کی رہنمائی بھی کر سکیں۔ آپ کے اپنے نمونے ہی ہیں جو دنیا کو راہِ راست پر لانے والے ہیں۔ پس ان نمونوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی کوشش کریں۔

حضرت مسیح موعود کا ایک اور الہام بھی ہے جو جامعہ کے اکثر طلباء کو یا بعضوں کو جب وہ مجھے ملتے ہیں تو میں نے باتوں میں، نصیحتوں میں کہا بھی ہے کہ ”تیری عاجزانہ راہیں اُسے پسند آئیں“۔

(تذکرہ صفحہ 595 ایڈیشن چہارم شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پس ان عاجزانہ راہوں کی تلاش کرتے رہیں کہ کہاں ملتی ہیں۔ کبھی کوئی اَنانیت آپ میں پیدا نہ ہو۔ کہیں مقابلہ پیدا نہ ہو۔ پھل لگتے ہیں تو جو ثمردار شاخیں ہوتی ہیں وہ جھکتی ہیں۔ آپ کو پھل لگیں گے تو مزید جھکتے چلے جائیں۔ آپ کے علم و عرفان میں اللہ تعالیٰ اضافہ فرمائے گا تو مزید جھکتے چلے جائیں۔ اور یہ عاجزی ہی ہے جو پھر آپ کو اونچا کرے گی۔ یہ عاجزی ہی ہے جو آپ کے ہر عمل میں وہ مٹھاس اور شیرینی پیدا کرے گی جو دنیا کو محسوس ہو گی اور یہ پھل ایسا نہیں جو پیٹ میں گیا اور ہضم ہو گیا اور بس دنیاوی لذت حاصل کر لی بلکہ یہ پھل ایسا ہے جو پھر روح کی تازگی کا باعث بنتا ہے اور روح کی تازگی سے یہ اُن لوگوں کو جو آپ سے فائدہ اُٹھائیں گے خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والا ہے۔ اُس مزہ کا صرف احساس نہیں بلکہ وہ مزہ دلوں میں پیدا کرنے والا ہو گا جو پھر آپ کے ذریعے سے اُن لوگوں میں پیدا ہو گا جن کا تعلق خدا تعالیٰ سے قائم ہو گا۔ پس یہ باتیں ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک مربی، ایک (۔) کا ہر عمل ایسا ہونا چاہئے جو دوسرے کو بھی فائدہ پہنچانے والا ہو۔

مَیں جب بھی لندن میں ہوا تو جامعہ احمدیہ کے طلباء سے عموماً روزانہ ہی ملاقات کرتا رہا۔ **روزانہ تین طالب علم میرے پاس ملاقات کے لئے آتے ہیں اور مقصد یہی تھا کہ اُن سے ذاتی تعلق بھی پیدا ہو اور اُن کی رہنمائی بھی ہوتی رہے۔** بعد میں بعض دفعہ میں ناغے بھی کر دیتا تھا۔ لیکن مَیں نے یہ شروع بھی اس لئے کیا کہ حضرت مصلح موعود کی ایک بیٹی (پہلے بھی مَیں ذکر کر چکا ہوں) **میر محمود احمد صاحب کی اہلیہ نے ایک خواب دیکھی تھی کہ ایک جہاز ہوا میں اُڑ رہا ہے، ساتھ وہ بھی بیٹھی ہیں، حضرت مصلح موعود اُس میں تشریف فرما ہیں اور وہ جہاز فضا میں چلتا چلا جا رہا ہے اور نیچے جامعہ احمدیہ کی عمارت ہے، وہ بھی ساتھ ساتھ چلتی چلی جا رہی ہے اور ختم ہی نہیں ہو رہی۔** گویا کہ یہ جامعات دنیا میں ہر جگہ پھیلنے والے ہیں اور دوسرے یہ کہ جامعہ احمدیہ سے فارغ ہونے والے دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے طلباء اب دنیا میں پھیلتے چلے جائیں گے اور خلافت کی براہِ راست نگرانی میں یہ رہیں گے۔ اس لئے ملنا ضروری تھا اور اس کے واسطے میں نے خاص طور پر یہ انتظام کر دیا تا کہ جن طلباء جامعہ احمدیہ سے مَیں کچھ نہ کچھ ذاتی تعلق بھی قائم کر سکتا ہوں تو کروں۔ اور اس کو لوگوں نے بھی محسوس کیا۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کے سابق پرنسپل مجھے ملے اور کہنے لگے کہ میں نے جامعہ احمدیہ ربوہ کے طلبا بھی، کینیڈا کے بھی، یہاں کے بھی دیکھے ہیں۔ اور یہاں کے طلبا میں دوسروں سے جو ایک فرق ہے، وہ مَیں الفاظ میں تو بیان نہیں کر سکتا لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہ دوسروں سے مختلف ہیں۔ اور اگر یہ ہے تو یہ بڑی خوشی کی بات ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ پھر میرا ان سے ملاقاتوں کا مقصد بھی پورا ہو گیا کہ آپ لوگوں میں دوسروں سے ایک امتیازی شان ہے۔ اور یہ امتیازی شان صرف جامعہ میں رہتے ہوئے نہیں رہنی چاہئے، میدانِ عمل میں جا کے بھی پہلے سے بڑھ کر اُبھرنی چاہئے۔ جب یہ ابھرے گی انشاء اللہ تعالیٰ، تو پھر آپ حقیقی طور پر جیسا کہ مَیں نے کہا اُس نمائندگی کا حق ادا کر سکیں گے جو خلیفۂ وقت کی نمائندگی ہے اور جو اپنے اپنے دائرہ عمل میں آپ کے سپرد کی گئی ہے۔ جہاں بھی آپ ہوں، اُس دائرہ کے اندر آپ نمائندے ہیں اور اس کو آپ کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے۔

مختلف ممالک سے آئے ہوئے طالب علم جامعہ احمدیہ میں پڑھ رہے ہیں، کچھ پڑھ کے فارغ التحصیل ہوئے ہیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے

حضرت مسیح موعودؑ کو وہ سلطان نصیر عطا فرمائے ہیں جن کو زبانوں کا کوئی مسئلہ نہیں۔ پہلے ہمیں یہ فکر رہتی تھی کہ جامعہ احمدیہ کے فارغ طالب علموں کو کہاں کہاں بھیجنا ہے اور اُن کو کون کونسی زبانیں سکھانی چاہئیں، کس طرح زبانیں سکھانی چاہئیں۔ کس حد تک زبان سکھانی چاہئے کہ اُن میں اتنی perfection پیدا ہو جائے کہ آسانی سے ترجمہ کر سکیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام فرما دیا ہے۔ یہاں جرمنی کے طالب علم بھی ہیں، بیلجیئم کے بھی ہیں، فرانس کے بھی ہیں۔ بیلجیئم میں دو زبانیں بولی جاتی ہیں، اُن کے ماہر بھی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی زبان میں اچھے ہیں اور مزید پالش کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سامان مہیا فرمائے ہیں کہ فرنچ میں، جرمن زبان میں، نارویجین میں، سکنڈے نیویا کی دوسری زبانوں میں، ڈچ میں، انگریزی میں۔ اب آسانی سے ان ملکوں میں ان کی زبان میں (۔) کا پیغام پہنچایا جا سکے۔ لٹریچر کے ذریعے سے تو پہنچ ہی رہا ہے۔ اس میں اب زبانی (۔) کے ذریعے سے بھی مزید وسعت پیدا کی جائے۔ ابھی تو ابتدا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ جب مزید طالب علم یہاں جامعہ میں آتے جائیں گے اور پاس ہو کے میدانِ عمل میں جاتے جائیں گے تو اُس میں وسعت پیدا ہوتی چلی جائے گی۔

حضرت مسیح موعود نے جو فرمایا تھا اور یہ نظم میں پڑھا گیا ہے کہ:

''آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 131)

تو اس مزاج کے مطابق اُن کی زبان میں اُن کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا، حق کا پیغام پہنچانا، (۔) کا پیغام پہنچانا یہ ہمارا کام ہے اور جیسا کہ میں نے کہا، اللہ تعالیٰ نے اب اس دَور میں یہ آسانی پیدا فرما دی ہے کہ علاوہ اور ذرائع کے مختلف لٹریچر اور میڈیا کے، اب ہمیں (۔) بھی عطا فرمانا شروع کر دیئے ہیں جو اُن لوگوں کی اپنی زبان بول سکتے ہیں۔ اُن کی زبان میں اُن کو پیغام حق پہنچا سکتے ہیں۔ گہرائی میں اُن زبانوں کے مطالب کو سمجھ کر پھر اُن کو سمجھا سکتے ہیں۔ پس یہ ایک بہت بڑا احسان ہے جو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرمایا ہے اور یہ بھی وہ پیشگوئی ہے جو حضرت مسیح موعود نے فرمائی تھی کہ احرارِ یورپ کا مزاج اب اس طرف آ رہا ہے پس ان کو سمجھائیں۔ اور اس کو سمجھانے کے لئے آپ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ پہلا ردّعمل ان کا یہ ہوا کہ مذہب سے ہٹ گئے۔ دوسرا ردّعمل یہ ہوا کہ مذہب سے ہٹنے کے بعد خدا تعالیٰ کے وجود کے انکاری ہو گئے کیونکہ ان کو وہاں چین اور سکون نہیں تھا۔ یہ چین اور سکون مہیا کرنے کے لئے ان کو راستے میسر نہیں تھے۔ ان کو بتانے والا کوئی نہیں تھا۔ اب یہ راستے دکھانے والے آپ لوگ ہیں جنہوں نے پہلے ان کو خدا تعالیٰ کے وجود سے اور پھر مذہب کی ضرورت سے آگاہ کرنا ہے۔ اور پھر (۔) کی خوبصورت تعلیم کا بتانا ہے تا کہ ان لوگوں کو پھر اُس نقطہ پر جمع کیا جائے جو خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والا نقطہ ہے جس کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے تھے۔ پس اس طرف آپ کو ہمیشہ توجہ دینی چاہئے کہ (۔) میدان میں کس طرح آپ نے نئے نئے راستے تلاش کرنے ہیں اور کس طرح لوگوں سے رابطوں میں وسعت اختیار کرنی ہے اور دنیا کو حق کا پیغام پہنچانا ہے۔

پس یہ انعامات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر کئے ہیں۔ ایک بہت بڑا انعام یہ ہے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو، یورپ میں رہنے والے لوگوں کو، اپنے مسیح و مہدی کے اُن غلاموں کے طور پر چنا ہے جنہوں نے اُن سفید پرندوں کو پکڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے اور توحید پر عملدرآمد کرتے ہوئے خدائے واحد کے حضور جھکنا ہے۔ پس یہ جو انعام ہے یہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں یورپ میں رہنے والے اُن لڑکوں کو، اُن افرادِ جماعت کو، اُن نوجوانوں کو عطا فرمایا ہے جنہوں نے دین کی خاطر اپنے آپ کو وقف کیا یا واقفینِ نَو میں سے وہ جن کے والدین نے اپنے بچوں کو وقف کیا تا کہ وہ خادمِ دین بنیں اور پھر آپ نے ان کے اس عہد کو، اپنے والدین کے عہد کو نبھاتے ہوئے خود بھی اس کی تجدید کی اور اس میدان میں آئے۔ پس اس انعام کی قدر کریں اور اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی بھرپور کوشش کرتے چلے جائیں اور اس دنیا میں، ان ممالک میں، مغربی ممالک میں جہاں دہریت پھیلتی جا رہی ہے، ان لوگوں کو خدائے واحد کے حضور جھکنے والا بنائیں۔ اور یاد رکھیں کہ اس مقصد کے حصول کے لئے مسلسل دعاؤں اور کوشش میں لگے رہیں۔ اپنی تمام تر طاقتوں اور استعدادوں اور استطاعتوں کے ساتھ اس کام کو سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ پہلا Batch جو جامعہ احمدیہ سے فارغ ہو کر میدانِ عمل میں آ رہا ہے، اللہ کرے کہ یہ لوگ وہ مثالی (۔) اور مربیان ہوں جن کے نقشِ قدم پر چلنے والے پھر اور بھی پیدا ہوتے چلے جائیں۔

پہلے بھی مَیں نے آپ کو کہا تھا کہ جامعہ احمدیہ یوکے کے طلباء میں سے آپ لوگ pioneer ہیں، اور جو شروع کے ابتدائی لوگ ہوتے ہیں وہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے نقشِ قدم پر دوسرے بھی چلتے ہیں۔ پس پیچھے رہنے والے طلباء کے لئے جو مثالیں قائم کرنی ہیں وہ آپ نے کرنی ہیں۔ پچھلے لوگوں کی بھی اور باقی آپ کے پیچھے آنے والے طلباء جو پیچھے کلاسوں میں ہیں ان کی بھی آپ پر نظر رہے گی۔ پس جس پہلو سے بھی آپ دیکھ لیں آپ کے اوپر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ نے اپنے ساتھیوں کے لئے جو جامعہ میں پڑھ رہے ہیں اور ان افرادِ جماعت کے لئے جہاں آپ کو بھیجا جائے گا، جہاں آپ نے کام کرنے ہیں، اور اس معاشرہ کے لئے، دنیا والوں کے لئے جن کو خدا تعالیٰ سے دوری پیدا ہو گئی ہے، اُن کو خدا تعالیٰ کے قریب لانے کے لئے نمونہ بننا ہے۔

پس ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آج آپ پر عائد ہو رہی ہے۔ شاہد کا امتحان آپ نے پاس کر لیا۔ اچھے نمبروں سے پاس کر لیا۔ کچھ نے درمیانے نمبر لئے۔ لیکن بہرحال آپ سب مربی بن گئے، (۔) بن گئے۔ لیکن اصل امتحان اب زندگی میں شروع ہونے ہیں جس کے نمبر یہاں دنیاوی طور پر نہیں لگنے۔ جس کے نمبر خدا تعالیٰ نے لگانے ہیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اپنے اُس عہد کو جو آپ نے کیا ہے آپ نے اس طرح نبھانا ہے کہ جب خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوں تو آپ اُن لوگوں میں شامل ہوں جن کے عہد کے بارے میں یہ نہ پوچھا جائے کہ تم نے عہد کیوں نہیں نبھائے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشنودی کا اظہار ہو۔ پس ہمیشہ اس بات کو ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔ (دعا)

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2012ء)

مکرم مبشر احمد طارق صاحب

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی چند یادیں

یوں تو مولانا جماعت کے اندر ایسا وجود تھے۔ جس سے ہر فرد جماعت کو قریباً تعارف تھا اور اکثریت ان کے کاموں کی وجہ سے ان کے جلسوں میں دلنشیں خطابت کی وجہ سے، سوال و جواب کی مجالس میں برجستہ جواب جن کی وجہ سے مجلس زعفران بن جاتی تھی کی وجہ سے خوب واقف تھی ہی لیکن خاکسار کو کچھ عرصہ قریب رہ کر ایک کتاب کے مسودہ کے سلسلہ میں کام کرنے کا موقعہ ملا اور آپ کو قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ جس میں کئی پہلو آپ کی زندگی کے قریب سے مشاہدہ کر کے زندگی میں بہت فائدہ ہوا۔

خاکسار نے اس دوران محسوس کیا کہ مولانا موصوف کی زندگی بہت ہی منظم ہے اور بڑی محتاط ہے۔ آپ کا ٹھیک وقت پر اپنے دفتر میں موجود ہونا اور پھر تمام وقت اپنے کام کے علاوہ کسی سرگرمی کا نہ ہونا اس بات کا شاہد ہے کہ آپ اپنے وقت کو کس طرح زیادہ سے زیادہ مفید طور پر خرچ کرتے ہیں۔

پھر آپ کے علم کی وسعت کا اندازہ لگانے کی کوشش کی تو خاکسار کے احاطہ سوچ سے باہر تھا کہ میں ان کی علمیت کے بارہ میں اندازہ کر سکتا۔ ہر حوالہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ آپ کی جیب میں موجود ہے اور بغیر کسی تردد کے عین وہ جگہ نکالتے جہاں حوالہ موجود ہوتا۔

کام کی لگن عشق کی حد تک تھی۔ ایک دفعہ 1988ء کے ملکی انتخاب کی وجہ سے دفتر میں چار دن متواتر چھٹیاں ہوئیں تو سرکلر آنے پر فرمایا کہ اچھا ہوا ہے۔ شور وغیرہ نہیں ہو گا اور سکون سے مسودہ لکھا جا سکے گا گویا وہ چھٹیاں کام زیادہ کرنے کا ذریعہ بن گئیں اور خوشی ہو رہی تھی کہ یہ موقع ہاتھ آیا ہے۔

محتاط اتنے تھے کہ بہت باریک باتوں کے بارہ میں بھی بڑی احتیاط برتتے اور اس کے کسی منفی پہلو کو نظر انداز نہ ہونے دیتے میرے جیسے کوتاہ بین انسان کی سوچ شاید اس تک نہ پہنچ سکتی۔ ایک واقعہ عرض کرتا ہوں کہ آپ اکثر گھر سے چائے لاتے اور کچھ بسکٹ بھی اور پھر بارہ بجے کے قریب جب کام سے ذرا تھکاوٹ ہوتی تو چائے کا دور ہوتا جس میں خاکسار بھی شامل ہوتا۔ چنانچہ چائے وغیرہ ختم ہو جاتی تو خاکسار برتن واپس کتابوں والی الماری میں رکھتا تو آپ فرماتے کپ ذرا پیچھے کر دیں۔ خاکسار پیچھے کر دیتا تو فرماتے تھوڑا اور پیچھے کر دیں کبھی فرماتے ذرا دائیں طرف کتابوں کے پیچھے کر دیں۔ چنانچہ خاکسار نے آخر ایک دن پوچھ لیا کہ مولانا صاحب اس میں کیا حکمت ہے جبکہ آپ چائے گھر سے لے کے آتے ہیں تو پھر کپ اس طرح چھپانے کی کیا ضرورت ہے۔ فرمانے لگے کہ لوگ جب دفتر میں آتے ہیں تو کپ دیکھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ دفتروں میں سارا دن چائے پی جاتی ہے اور کام کو کوئی ہوتا نہیں اور اس طرح ان کی ٹھوکر کا باعث بنتا ہے۔

اور عدم کا یہ شعر پڑھا کہ۔

اے عدم احتیاط لوگوں سے
لوگ منکر نکیر ہوتے ہیں

تو پھر مجھے یہ حکمت سمجھ آئی اور زندگی میں بہت فائدہ ہوا۔ غرض ان کی زندگی کی کتاب ایسی تھی جس کے کئی باب تھے اور ہر باب ایک کتاب تھا۔ لیکن اختصار آڑے آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین کے ساتھ ہمیشہ ان کے درجات بلند ہوتے رہیں۔

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ آف 168 مراد بہاولنگر

جماعت احمدیہ چک نمبر 168 مراد ضلع بہاولنگر میں خاکسار کو دس سال سے زائد عرصہ خدمت کرنے کا موقع ملا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص امتیاز سے نوازا ہے۔ ریاست بہاولپور جس میں اضلاع بہاولنگر، رحیم یار خاں اور بہاولپور شامل تھے، اس ریاست کے امیر مکرم چوہدری احمد خاں رانا صاحب تھے۔ جو اسی چک سے تعلق رکھتے تھے۔ پھر ان کے بیٹے مکرم محمد خاں رانا صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر سے امیر ضلع رہے۔ تربیتی لحاظ سے امیر صاحب اپنی آبائی جماعت کو شفقتوں سے نوازتے رہتے۔

محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری لال دین صاحب نمبردار وصدر جماعت احمدیہ چک نمبر 166 مراد۔ مکرم فیروز خاں رانا صاحب کی اہلیہ اور مکرم محمد خاں رانا صاحب ایڈووکیٹ امیر ضلع بہاولنگر کی بھاوجہ تھیں۔ آپ کی تربیت والدین، سسر اور خاوند کے ذریعہ ہوئی تھی۔ آپ کے یہ سارے عزیز جماعت کے اہم عہدوں پر کام کر رہے تھے۔

آپ ایک بہادر، سخی اور مخلص احمدی خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فہم وفراست اور سلیقہ مندی کی خصوصیات سے نوازا تھا۔ آپ کا گھرانہ جماعتی عہدہ داروں کا تھا۔ اس لئے مرکز، ضلع اور جماعتوں سے مہمانان حضرت مسیح موعود تشریف لاتے رہتے تھے، کوئی ہفتہ ہی خالی ہوتا کہ کوئی مہمان دوست تشریف نہ لائے ہوں آپ وقت، موقع اور موسم کی مناسبت سے مہمان داری کے سارے لوازمات مکمل تیار کرا دیتیں۔ مہمانوں کے علاوہ اجلاسات، میٹنگز اور کورسز کے لئے اجتماعی پروگرام بھی ہوتے رہتے تھے ان کے قیام وطعام بھی حاضر باشی اور سلیقہ شعاری سے کروا دیتیں، پھر اچانک ہنگامی اجلاسوں پر بھی سارے فرائض ذمہ داری سے انجام کروا دیتیں سارے مہمان خوش خوش سجاتے۔

صفائی نصف ایمان ہے۔ آپ میں یہ وصف بھی کمال کا تھا، مہمانوں کے آنے سے پہلے اور جانے کے بعد صفائی ہی صفائی ہوتی۔ سارا ماحول صاف ستھرا اور خوش منظر ہوتا۔ گھر کے ماحول کو خوب شفاف اور سجا کر رکھا کرتیں۔ آنے والے مہمان دیکھ کر ہشاش بشاش ہو جاتے۔ بیت الذکر کی صفائی کا بے حد خیال رکھا کرتی تھیں۔ جمعہ والے دن اکثر خود جھاڑو لگاتیں کبھی چند ناصرات کو شامل کر لیا کرتی تھیں۔

آپ بہت نرم دل تھیں۔ کسی کی تکلیف برداشت نہ کر سکتیں، غرباء کی پریشانیوں میں شریک ہوتیں ان کے غم کو ہلکا کر دیتیں۔ جو آپ کے پاس سوالی بن کر آیا اسے خالی ہاتھ نہ لوٹاتیں۔ غریب بچیوں کے جہیز میں نقدی اور بستر وغیرہ تحفہ میں دیا کرتی تھیں مسکین وغریب عورتوں کا سہارا تھیں۔ صلح جو اور امن پسند تھیں کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرتی تھیں۔

جب تک چلنے پھرنے کے قابل رہیں چھوٹے بڑے کام اپنے ہاتھ سے کرتی رہیں۔ جانوروں کا دودھ بھی خود دوہا کرتی تھیں۔ اس دوران دعائیں اور درود شریف کا ورد کرتی رہتیں۔ جھوٹ سے نفرت کیا کرتی تھیں۔ اپنی اولاد کو یہ تلقین کیا کرتیں کہ جھوٹ کسی حالت میں نہیں بولنا۔ جو کام نہ ہو سکے صاف بتا دینا کسی کو جھوٹا سہارا نہ دینا۔ اپنے معاملات سچ کے ساتھ کرنا۔ عزیز واقارب کے ساتھ آپ کا رویہ بہت اچھا تھا۔ آپ کی دو والدہ تھیں۔ اپنی سوتیلی والدہ سے عزت واحترام سے پیش آتیں۔ ان کے دکھ سکھ میں شامل رہتیں۔ سوتیلی والدہ کو بھی ان پر اعتماد تھا وہ بھی ہر معاملہ میں آپ سے مشورہ کیا کرتی تھیں۔ جب کوئی خاص چیز خرید کر لاتیں تو اس میں سے پہلے اپنی سوتیلی والدہ کو تحفہ بھجواتی تھیں۔

آپ نڈر اور بہادر خاتون تھیں۔ جب 1974ء کے فسادات ہوئے تو لوگوں کے اکسانے پر بعض مقامی مخالفین بھی میدان میں اترے۔ چک کے مرکزی چوک میں پانی کا تالاب تھا عوام یہاں سے ہی پانی لا کر استعمال کیا کرتے تھے۔ مخالفین نے اعلان کیا کہ کوئی احمدی یہاں سے پانی نہ بھر سکے گا۔ جو پانی بھرنے آئے گا وہ اپنی جان کا خود دشمن ہوگا۔ جب آپ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے خود گھڑا اٹھایا اور چوک میں آ گئیں اور کہا کہ پانی کسی آدمی کی ملکیت نہیں۔ پانی ہمارے خدا کا فضل ہے۔ میں تم سب کے سامنے پانی لے رہی ہوں۔ جس کی جرأت ہے وہ سامنے آئے میں دیکھتی ہوں مجھے پانی لینے سے کون روکتا ہے۔ مخالفین نے جن عورتوں اور مردوں کی پانی سے منع کرنے کی ذمہ داری لگائی ہوئی تھی ان میں سے کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ پانی لینے سے منع کر سکیں۔ یوں ان کا یہ منصوبہ ناکام بنا دیا گیا۔

نظام وصیت میں کسی کی تحریک کے بغیر ہی شامل ہوئی تھیں اور اپنے چندہ جات کا باقاعدگی سے خیال رکھا کرتی تھیں۔ مالی قربانی کا شوق تھا۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ طوعی چندہ جات میں حصہ لیتیں۔ کئی بار مرکزی تحاریک پر اپنے طلائی زیور پیش کرنے کی سعادت پائی۔ پنجگانہ نماز کی پابندی کے علاوہ نماز تہجد اور نوافل باقاعدہ پڑھا کرتی تھیں قرآن پاک سے عشق تھا۔ بلند آواز سے تلاوت کرتیں۔ اسی عشق کی بناء پر دو پوتوں اور ایک پوتی کو مدرسۃ الحفظ ربوہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل ہوئی اور حافظ قرآن ہوئے۔ اپنی اولاد کو بھی صوم وصلوٰۃ کا پابند بنایا۔ انہی کی تربیت کا فیض ہے کہ آپ کی ساری اولاد نمازوں کی پابندی سے ادائیگی کرتی ہے۔

واقفین زندگی کا خیال کرتی تھیں۔ خلافت احمدیہ سے سچا پیار اور وفا کا رشتہ تھا۔ ہر ماہ حضور انور کی خدمت اقدس میں دعائیہ خط لکھوا کر لندن کے پتہ پر بھجوایا کرتی تھیں۔ کسی کو کوئی مشکل آئے تو یہی مشورہ دیتیں کہ صدقہ کی رسید کٹوا اور حضور انور کو دعا کا خط لکھ دو اور خدا پر توکل کرلو مشکل آسان ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اولاد کی نعمت سے نوازا۔ تین بیٹیاں پانچ بیٹے عطا کئے۔ سب کی اچھی تربیت کی۔ چھوٹے بیٹے مکرم طاہر احمد رانا صاحب کو لمبا عرصہ خدمت کا موقع ملا۔ آخری بیماری میں آپ اپنے بڑے بیٹے مکرم محمود احمد رانا صاحب ایڈووکیٹ دارالنصر ربوہ کے ہاں مقیم تھیں۔ پیرانہ سالی اور آخری بیماری میں محمود احمد صاحب رانا کو خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔ یہیں آپ نے 12 جون 2010ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

مکرم رشید احمد بھٹی صاحب

بورنگ سے متعلق چند احتیاطی تدابیر

پانی خدا تعالیٰ کی ان گنت نعمتوں میں ایسی نعمت ہے۔ جس سے انسان، حیوان بلکہ ہر ذی روح کی حیات پانی کے بغیر ناممکن ہے۔ ہمارا ملک اس لحاظ سے خوش قسمت ہے۔ تھوڑی محنت کے بعد اکثر جگہ پر زیر زمین پانی مل جاتا ہے۔ ورنہ دنیا میں ایسے بے شمار علاقے ہیں کہ ایک ایک بوند پانی کے لئے لوگ مارے مارے پھرتے ہیں۔

ان دنوں ملک میں بجلی، گیس اور تیل کا بحران ہے۔ جس سے حصول آب کے لئے شدید مشکل ہو گئی ہے۔ اس لئے ربوہ میں نلکے لگانے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔

خاکسار چونکہ اس فیلڈ کا ایک ادنیٰ طالب علم ہے اس لئے چند مشورے عرض کرتا ہوں۔ بور کروانے سے پہلے ارد گرد کا جائزہ لیں کہ پانی کتنی گہرائی میں ہے۔ مثلاً اگر 100 فٹ تک پانی شیریں ہے تو 100 فٹ سے آگے بھی ریت ہو تو متواتر بور کریں جب تک موٹی ریت جس کو ہائیڈرالوجی میں ''کورس سینڈ'' کہتے ہیں بور کرتے جائیں اگر 10 فٹ موٹی ریت مل جائے تو لال پمپ سے آپ کی گھریلو ضرورت پوری ہو جائے گی لیکن اگر ریت 20 فٹ یا زائد ہو تو فلٹر 20 فٹ ڈالیں کیونکہ اصل پانی کا خزانہ ہے جو کہ متواتر آپ کے کام آتا رہے گا۔

PVC پائپ اچھی کمپنی کا ہو۔ فلٹر کے سوراخ متوازی ہوں۔ روشنی کی طرف رخ کر کے چیک کریں کہ سوراخ آر پار ہوں اور چھوٹے بڑے نہ ہوں۔ اگر ریت نسبتاً باریک ہو تو فلٹر پر ایک نائیلون کا کپڑا لپیٹ کر ڈالیں تاکہ باریک ریت پانی کے ساتھ نہ آئے۔

ربوہ کے بعض محلہ جات میں 170 یا اس سے زیادہ گہرا جائیں تو شیریں پانی ملتا ہے۔ اس سلسلہ میں بورنگ والے کاریگر سے پہلے سے تحریر کریں کہ ہم نے اس گہرائی تک جانا ہے پھر وہ یعنی کاریگر یہ عذر نہ کرے کہ میرے پاس پائپ نہیں یا میرے پائپ پھنس جائیں گے وغیرہ وغیرہ۔ فلٹر اور پائپ کے جوڑ احتیاط سے فٹ کروائیں۔

اس کے بعد ٹیوب ویل بورنگ کے لئے آپ اپنا رقبہ دیکھیں اس جگہ بور کروائیں جس سے آپ کے دائیں بائیں آسانی سے پانی کی تقسیم ہو۔

آپ کے نزدیک اگر پہلے سے ٹیوب ویل ہو تو اس سے دو سے تین سو فٹ کا فاصلہ ہونا چاہئے۔

بورنگ کرواتے وقت لیول میں بور ہو اس لئے اگر ٹربائین لگانا ہو تو پمپ ورٹیکل چلنے میں لانگ ٹائم کوئی دقت نہ ہوگی۔

اگر 30 یا 40 فٹ واٹر لیول ہو تو 150 فٹ سے 200 فٹ تک بور ہو بشرطیکہ موٹی ریت ہو اور اس میں اعلیٰ قسم کا پائپ اور فلٹر ڈال کر لمبے عرصہ تک پانی حاصل کر سکتے ہیں۔ فلٹر جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں اس کے سوراخ چیک کریں یہ بہت ضروری ہے۔ یہ کام صرف بورنگ کاریگر پر نہ چھوڑیں۔

پائپ انسٹال کرتے وقت جوڑ نہایت اعلیٰ کیمیکل سے بلکہ سٹیل پیچ بھی لگائیں۔ کیونکہ یہ کام روز روز نہیں ہوتا اور ہے بھی بور لیول۔ باہر موٹر یا انجن تو آپ ری پلیس یا مرمت کروا سکتے ہیں لیکن بور لیول ایک ہی دفعہ دعا کرتے ہوئے شروع کریں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے ختم کریں تو کام اور بھی بابرکت ہو جاتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی دو بیٹیوں کے اعلانات نکاح مورخہ 17 نومبر 2012ء کو بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے فرمائے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اس امر کے لئے اپنا نمائندہ مقرر فرمایا تھا۔ مکرمہ مریم صدیقہ راجہ صاحبہ کا نکاح مکرم کنور عدنان مطلوب صاحب کے ساتھ مبلغ سات لاکھ روپے حق مہر پر اور مکرمہ نادیہ منیر صاحبہ کا نکاح مکرم محبوب احمد ہاشم صاحب ابن مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب بقاپوری ربوہ کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر قرار پایا ہے۔

دونوں بچیاں محترم صوبیدار (ر) راجہ محمد مرزا خان صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کی پوتیاں اور محترم راؤ محمد اکبر خاں صاحب آف گنگاپور ضلع فیصل آباد کی نواسیاں ہیں۔ جبکہ دونوں دلہے محترم صوبیدار (ر) راجہ محمد مرزا خان صاحب کے نواسے ہیں۔ مکرم عدنان مطلوب صاحب کے والد محترم حاجی کنور مطلوب احمد صاحب مرحوم اپنی فیملی میں واحد احمدی تھے نہایت جرات و استقامت کے ساتھ ایک فدائی احمدی کی حیثیت سے زندگی بسر کی۔ مکرم محبوب احمد ہاشم صاحب رفیق حضرت اقدس مسیح موعود حضرت چوہدری محبوب عالم صاحب بقاپوری برادر اصغر حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے ان رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے، دین و دنیا کی حسنات کا وارث ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب زعیم انصاراللہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیگم کی بھانجی مکرمہ امۃ الاعلیٰ صاحبہ اہلیہ مکرم رانا خالد احمد صاحب مربی سلسلہ یوکے رشین ڈیسک آج کل لندن کے رائل برومپٹن ہسپتال میں داخل ہیں۔ ہارٹ کی نالی کو کھولا جائے گا سانس میں کچھ تکلیف ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

اسی طرح خاکسار کی نواسی ربا عندلیب بیمار ہے۔ آجکل صحت کافی بہتر ہے بچی نے سکول جانا شروع کر دیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری نواسی کو ہر قسم کی بیماری اور پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرم محمد شفیع خالد صاحب مراقب خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پیاری بیٹی مکرمہ طوبیٰ شفیع صاحبہ واقفہ نو کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب ابن مکرم مختار احمد صاحب آف سرگودھا سے 3 نومبر 2012ء کو بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز ظہر محترم مرزا الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے مبلغ 2 لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ مورخہ 9 نومبر 2012ء کو تقریب شادی گوندل بینکوئیٹ ہال میں منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت کرے۔ آمین

نکاح تقریب رخصتانہ

مکرم صوفی محمد اکرم صاحب ملیر کراچی تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ سعدیہ تبسم صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم ڈاکٹر ملک عبدالرحمٰن صاحب ابن مکرم ملک عبدالباسط صاحب بعوض ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پر مکرم عبدالخالق ناصر صاحب مربی سلسلہ نے بیت مسرور حلقہ رفاہ عام سوسائٹی کراچی میں مورخہ 17/ اگست 2012ء کو کیا۔ تقریب رخصتانہ 25/ اگست 2012ء کو منعقد کی گئی۔ دلہن حلقہ میں جنرل سیکرٹری لجنہ کے طور پر خدمات بجا لا رہی تھیں۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی ہر دو خاندانوں کے لئے اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرماوے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ایک بہت پیارے عزیز مکرم عادل محبوب صاحب ولد محترم میاں محبوب احمد صاحب مرحوم سابق آڈٹ آفیسر خزانہ جھنگ مورخہ 30 ستمبر 2012ء کو بعمر 28 سال رجائنا کینیڈا میں ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملے۔ مرحوم رات کی شفٹ میں کام کرتے تھے۔ مورخہ 28/اکتوبر 2012ء کو شام کو اپنی گاڑی میں اپنے کام پر جا رہے تھے کہ دوسری طرف سے نشہ میں دھت عورتوں کی گاڑی نے غلط ٹریک میں آکر اور اشارہ کو توڑتے ہوئے ان کی گاڑی کو ہٹ کیا جس سے یہ شدید زخمی ہوگئے۔ دو دن موت و حیات کی کشمکش میں رہ کر اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔

مورخہ 2/اکتوبر 2012ء کو محترم زاہد احمد صاحب مربی سلسلہ نے کینیڈا میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بعد تدفین انہوں نے ہی دعا بھی کروائی۔ مورخہ 18/اکتوبر 2012ء کو پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بیت الفضل لندن میں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ آپ کے خاندان میں احمدیت حضرت بابو عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت انبالہ کے ذریعہ آئی۔ آپ کے والدین جھنگ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی خدمات کرتے رہے ہیں۔ والد صاحب مرحوم سیکرٹری مال ضلع جھنگ رہے اور والدہ محترمہ تاوفات صدر لجنہ اماء اللہ ضلع جھنگ رہی ہیں۔ مرحوم بھی چھوٹی عمر ہی سے مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ وفات کے وقت بھی معتمد مجلس خدام الاحمدیہ رجائنا کینیڈا تھے۔ مرحوم پانچ وقت کے نمازی اور تہجد گزار تھے۔ صبح شام تلاوت قرآن کریم ضرور کرتے۔ 2006ء میں نظام وصیت میں شمولیت اختیار کی تھی اور اپنے چندہ جات میں بہت باقاعدہ تھے۔ تنخواہ ملتی تو پہلے چندہ جات ادا کرتے پھر خرچ کرتے اگر کسی وجہ سے اس دن چندہ ادا نہ کر پاتے تو ساری تنخواہ کو سنبھال کر رکھ دیتے اور اگلے دن جب تک چندہ ادا نہ کر دیتے تو اس وقت تک اس کو اپنے استعمال میں نہ لاتے۔ اسی طرح ان کی جماعت اور خلافت سے بہت اخلاص و وفا سے وابستگی تھی۔ پیارے انسان تھے۔ اچھے بیٹے، اچھے بھائی، اچھے خاوند اور باپ تھے۔ خوش مزاج، خوش گفتار، ملنسار اور مہمان نواز تھے۔ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب امیر ضلع جھنگ مرحوم کے خالو ہیں۔ مرحوم کی اہلیہ مکرمہ مریم ممتاز سنوری صاحبہ کا تعلق حضرت عبداللہ سنوری صاحب رفیق حضرت مسیح موعود سے ہے اور واقفہ نو بھی ہیں۔ مرحوم نے سوگواران میں 24 سالہ اہلیہ 4 سالہ بیٹا عزیز عمر احمد واقف نو اور تین بھائی مکرم نعمان احمد صاحب، مکرم وقار احمد صاحب اور مکرم سہیل محبوب صاحب چھوڑے ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مرحوم کو بے حساب بخش دے، ان کے درجات بلند فرمائے اور سوگواران کو صبر جمیل عطا فرمائے، مرحوم کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نسیم احمد ہرل صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ افتخار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد سلیم صاحب ساکن دارالعلوم غربی صادق ربوہ مورخہ 11 نومبر 2012ء کو صبح ساڑھے آٹھ بجے بعمر 77 سال فضل عمر ہسپتال میں انتقال کر گئیں۔ اسی دن مرحومہ کی نماز جنازہ نماز عصر کے بعد مکرم مجیب احمد طاہر صاحب صدر محلّہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ نے پڑھائی۔ بعد از تدفین مکرم محمد شریف صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

میری والدہ مرحومہ بہت خوبیوں کی مالک تھیں۔ نماز، روزہ کی پابند مہمان نواز، غریب پرور، رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنے والی، نڈر بے حد دلیر، 1985ء میں احمدیت کے کیس میں میرے چھوٹے بھائی مبارک احمد سلیم کو ایک جماعتی مقدمہ میں 4/5 دن تک شدید مارا پیٹا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بھائی ثابت قدم رہے اس وقت میری والدہ مرحومہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں خط ارسال کیا۔ لکھا پیارے **حضور میرا بیٹا جان دے سکتا ہے لیکن مجھے یقین ہے جماعت کی عزت پر ذرہ بھر حرف نہیں آنے دے گا۔ پیارے حضور میرے چھ بیٹے ہیں۔ سب جماعت کیلئے قربان ہونے کو تیار ہیں۔** مرحومہ مکرم مولوی شیر محمد صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں مرحومہ نے پسماندگان میں خاوند کے علاوہ پانچ بیٹے، پانچ بیٹیاں، پوتے، پوتیاں، نواسے اور نواسیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ان کی نیکیاں خاندان میں ہمیشہ جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عطیہ خون خدمت خلق ہے

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

30 نومبر 2012ء

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:10 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:05 am	دورہ حضور انور بینن
7:20 am	جاپانی سروس
7:40 am	روحانی خزائن کوئز
8:15 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:30 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	دورہ حضور انور بینن
1:05 pm	سرائیکی سروس
1:55 pm	راہ ہدیٰ
3:10 pm	انڈونیشین سروس
4:10 pm	فقہی مسائل
4:50 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	سیرت النبی ﷺ
6:00 pm	خطبہ جمعہ LIVE
7:15 pm	یسرنا القرآن
7:40 pm	بنگلہ سروس
8:50 pm	خلافت احمدیہ سال بہ سال
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 نومبر 2012ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	دورہ حضور انور بینن

یکم دسمبر 2012ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 نومبر 2012ء
3:15 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	یسرنا القرآن
5:50 am	دورہ حضور انور بینن
7:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 نومبر 2012ء
8:15 am	راہ ہدیٰ
10:05 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:25 am	الترتیل
11:55 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2012ء
12:55 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سوال و جواب
2:50 pm	انڈونیشین سروس
3:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 نومبر 2012ء
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	سٹوری ٹائم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن LIVE
7:00 pm	Shotter Shondhane LIVE
9:00 pm	زندہ لوگ
9:05 pm	راہ ہدیٰ
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	جلسہ سالانہ جرمنی 2012ء

2 دسمبر 2012ء

12:35 am	فیتھ میٹرز
1:35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم
3:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 نومبر 2012ء
5:10 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:55 am	الترتیل
6:25 am	جلسہ سالانہ جرمنی 2012ء
7:35 am	سٹوری ٹائم
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 نومبر 2012ء
8:55 am	Shotter Shondhane
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:25 am	یسرنا القرآن
11:50 am	گلشن وقف نو
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:05 pm	سوال و جواب
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	سپینش سروس
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 30 نومبر 2012ء
7:10 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	گلشن وقف نو
9:30 pm	کسوٹی
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:25 pm	گلشن وقف نو

ضرورت سیکورٹی گارڈز

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو اپنے دفاتر کی سیکورٹی کے لئے نوجوان گارڈز کی ضرورت ہے۔ ایسے نوجوان (حد عمر 40 سال) جن کے پاس اسلحہ کا لائسنس موجود ہے، تعلیم میٹرک ہے اور وہ جماعتی خدمت کے خواہشمند ہیں، وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب جماعت/محلہ کی سفارش کے ساتھ 25 نومبر 2012ء تک وکالت علیاء تحریک جدید میں بھجوائیں۔

رابطہ: 047-6212329, 0345-4164746

درخواست دعا

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریر کرتے ہیں۔

مکرم محمود احمد باجوہ صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ جو کہ گذشتہ بیس سال سے دفتر وکالت وقف نو میں رضا کارانہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آجکل مختلف عوارض کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO

ربوہ میں پہلا مکمل کولیکشن سینٹر

سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر

کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروفِ عمل

100% معیاری رزلٹ

☆ اب اہلیان ربوہ کو خون پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں، ہیپاٹائٹس، PCR، آپریشن سے نکلنے والی BIOPSY کے ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانیکی ضرورت نہیں۔ یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ بل حاصل کریں اور یہاں سے ہی آن لائن کمپیوٹرائزڈ رپورٹس حاصل کریں۔ ☆ روٹین ٹیسٹ روزانہ کی بنیاد پر کروا کے دیئے جاتے ہیں۔ آج جمع کروائیں اگلے دن رپورٹ حاصل کریں۔

☆ عورتوں میں پائے جانے والے دوسرے بڑے کینسر (خاموش قاتل) سروائیکل کینسر کی تشخیص بذریعہ PCR جینوٹائپنگ۔

☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلے میں ریٹ 40% تک کم۔ ☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% تک خصوصی رعایت۔

☆ EFU- آدم جی، اسٹیٹ لائف انشورنس رکھنے والے احباب کیلئے مزید خصوصی رعایت

☆ جو مریض لیبارٹری میں نہ آسکتے ہوں اُن کیلئے ایک فون کال پر گھر سے سیمپل لینے کی سہولت

اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔

Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829

پتہ: نظام مارکیٹ نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ

ربوہ میں طلوع و غروب 22۔نومبر

طلوع فجر	5:14
طلوع آفتاب	6:40
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:08

مکرم قریشی خالد ندیم صاحب کارکن گلشن احمد نرسری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بڑا بیٹا عزیزم قریشی احمد ندیم بوجہ بلڈ کینسر بیمار ہے۔ پچھلے ماہ انمول ہسپتال لاہور میں داخل تھا۔ اب طبیعت پہلے سے بہتر ہے اور بیٹا گھر آ گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے فضل سے بیٹے کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور بیماری کا نام ونشان مٹادے۔ آمین

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی کرکے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کرکے اخبار الفضل جاری رکھا جا سکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

اقصیٰ روڈ۔ربوہ

پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران

047-6212515
0300-7703500

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں

گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ

ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے
کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔

اظہر ماربل فیکٹری

15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ

فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219

پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FR-10